ہوسیع کی کتاب کا مطالعہ ۱۰

خداوند کے فضل اور کرم سے ہم ہوسیع کی کتاب کا مطالعہ جاری رکھتے ہوئے ہوسیع نبی کی کتاب میں سے چند ایک اور آیات کا مطالعہ کریں۔ خداوند نے گذشتہ ماہ ہماری مدد کی ہے کہ ہم اس کتاب پر دھیان گیان لگا کر خدا کی محبت کے اُن پہلوؤں پر غور کر سکیں جن پر شائد کبھی ہم دھیان نہیں دے پاتے، مسیحی زندگی کی بنیاد خدا کی محبت انسان کے ساتھ اور انسان کی محبت خدا کے ساتھ ہے خدا اپنی محبت میں معافی، بحالی اور تربیت مہیا کرتا ہے، اور انسان خدا کے لیے محبت میں دل و جان سے فرمانبرادری کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ہوسیع کی کتاب خدا کی محبت کا بیان کچھ اس طرح سے کرتی ہے جیسا بائبل مقدس کی کسی اور کتاب میں نہیں ملتا۔ ا کرنتھیوں ۱۰:۱۱ میں یوں لکھا ہے یہ باتیں اُن پر عبرت کے لیے واقع ہوئیں اور ہم آخری زمانہ والوں کی نصیحت کے واسطے لکھی گئیں۔ علاوہ اس کے رومیوں ۱۵:۴ میں یوں لکھا ہے، کیونکہ جتنی باتیں پہلے لکھی گئیں وہ ہماری تعلیم کے لیے لکھی گئیں تا کہ صبر سے کتاب مقدس کی تسلی سے اُمید رکھیں۔

گذشتہ سے پیوستہ

گذشتہ ماہ ہم نے ہوسیع ۲:۸۔۱۳ پر غور کیا تھا جس میں ہم نے سیکھا کہ خدا کی سب سے بڑی شکایت اُس کے لوگوں سے یہ تھی کہ اُس کے لوگ اُسے جانتے نہیں ہیں۔ اور ہم نے یہ بھی سیکھا تھا کہ خدا کو جاننا زندگی اور موت کا معاملہ ہے۔ جیسا کہ یوحنا ۱۷:۳ میں لکھا ہے کہ ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد کو جانیں اور اُس کو جسے اُس نے بھیجا ہے۔ پھر یرمیاہ ۹:۲۴ میں لکھا ہے لیکن جو فخر کرتا ہے وہ اس پر فخر کرے کہ وہ سمجھتا اور مجھے جانتا ہے کہ میں ہی خداوند ہوں جو دنیا میں شفقت وعدل اور راستبازی کو عمل میں لاتا ہوں کیونکہ میری خوشنودی ان ہی باتوں میں ہے خداوند فرماتا ہے۔ اس مضمون میں ہم ہوسیع کے کتاب کے دوسرے باب کا دوسرا حصہ زیر بحث لائیں گے۔ پہلے حصے میں خدا اپنے لوگوں کے ساتھ غصہ آور ہے اور اُس نے نبی کے وسیلے عدالت کا پیغام بھیجا ہے، کیونکہ جہاں گناہ ہے وہاں خدا کی عدالت کا جارہ ہونا فطری عمل ہے، خدا گناہ کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔

ہوسیع ۲:۱۴ تو بھی میں اُسے فریفتہ کرلوں گا اور بیابان میں لا کر اُس سے تسلی کی باتیں کہونگا

مندرجہ بالا آیت شائد ہوسیع کی کتاب کی سب سے بہترین اور میری پسندیدہ آیت ہے اس میں شک نہیں کہ بائبل مقدس میں سب کچھ خدا کا کلام، لیکن کبھی کبھی کوئی ایک آیت انسان کی دل، جان اور روح کو ایسی تازگی بخشتی ہے جو بہت دیر تک خوشی اور مسرت کا احساس دیتی رہتی ہے۔ اس ایک آیت میں خدا محبت کا ایک اور پہلو ہے جو شائد ہی کسی اور مقام پر بیان ہو، اس میں کثرت کا رومانس ہے اور ٹھوس اعتماد ہے۔ زرا غور کریں کہ اگر کسی نے بائبل مقدس کے بارے میں کبھی کچھ نہ سُنا اچانک سے اُسکے ہاتھ یہ ہاتھ لگ جائے تو وہ کس طرح کے سوال کرے گا؟ شائد اس طرح کے سوال دماغ میں آئیں گے۔ ان دونوں کے بیچ میں کیا ہوا، پوری کہانی کیا ہے، ایسی کیا بات ہوئی تھی، شائد یہاں ٹوٹا ہوا رشتہ ہے اور دونوں میں سے ایک ہے جو تعلق درست کرنا اور بحال کرنا چاہتا ہے۔ اب آیئے اس آیت کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں

۱) میں اُسے فریفتہ کرلوں گا

ہماری عام فہم زبان میں لفظ فریفتہ کا مطلب ہے کسی کو اپنی محبت کے جان میں پھانس لینا، یا کسی کو بھلا پھسلا لینا، اور عبرانی زبان میں بھی جو لفظ استعمال ہوا ہے اُس کا مطلب بالکل یہی ہے (PAW-THAW) یہ لفظ پرانے عہد نامہ میں کوئی ۲۸ بار آیا ہے اور مختلف اردو الفاظ میں اس کا ترجمہ کیا گیا ہے مثال، خروج ۲۲: ۱۶ اگر کوئی آدمی کسی کنواری کو جس کی نسبت نا ہوئی ہو پھُسلا کر اُس سے مباشرت کر لے تو وہ ضرور ہی اُسے مہر دیکر اُس سے بیاہ کرے۔ یہاں وہی عبرانی کا لفظ ہے لیکن اردو میں ''پھسلا'' ترجمہ کیا گیا ہے۔ استثناہ ۱۱: ۱۶ سو تم خبردار رہنا ایسا نہ ہو کہ تمہارے دل دھوکا کھائیں۔ یہاں اس آیت میں وہی عبرانی کا لفظ استعمال ہوا ہے لیکن اردو میں اُسے ''دھوکا'' ترجمہ کیا گیا ہے۔ پھر امثال ۱: ۱۰ میں لکھا ہے اے میرے بیٹے اگر گناہ گار تجھے پھسلائیں تو رضامند نہ ہونا۔ پھر ایوب ۳۱: ۹ میں یوں لکھا ہے اگر میرا دل کسی عورت پر فریفتہ ہوا اور میں اپنے پڑوسی کے دروازہ پر گھات میں بیٹھا۔ کیا ہے فریفتہ ہونا؟ اور خدا اس لفظ کو اسرائیل کو واپس لانے کے پس منظر میں کیسے استعمال کر سکتا ہے؟ کیا خدا کوئی انسان ہے جسے انسان کو، یا خاص طور پر بنی اسرائیل کو فریفتہ کرنے کی ضرورت ہے؟ خدا قادر مطلق ہے کیا وہ حکم دیکر انسان کو اپنے پاس نہیں بُلا سکتا؟ ضرور کیوں نہیں! خدا ایسا کر سکتا ہے لیکن خدا ایسا نہیں کرتا، کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ انسان اپنی رضامندی سے خدا کے پاس آئے۔ اب اس سے پہلے ہم یہ سمجھیں کہ فریفتہ کرنا کیا ہے، پہلے یہ سمجھ لیتے ہیں کہ فریفتہ کرنے کیا نہیں ہے۔

الف) فریفتہ کرنے کے تعلق کسی کو عقلی طور پر جیتنا نہیں ہے، یا فہمی طور پر کسی کو قائم کرنا نہیں ہے فریفتہ کرنے کا تعلق محبت اور اُلفت سے ہے، جب خدا کہے کہ میں بنی اسرائیل کو پھر سے فریفتہ کر لوں گا تو اس کا مطلب ہے کہ میں بنی اسرائیل کو ایک بار پھر اپنی محبت میں گرفتار کر لونگا۔ فریفتہ کرنا دلائل سے جیتنا بھی نہیں، ظاہر ہے خدا کے دلائل کا مقابلہ کون کس سکتا ہے؟ فریفتہ کرنے کا مطلب ہے کسی کو اپنی محبت میں گرفتار کر لینا، خدا کہتا ہے میں ایسا کروں گا، میں اُسے فریفتہ کر لونگا۔

ب) فریفتہ کرنا مجبور کرنا یا دھمکانا نہیں ہے: ہم جو لوگ بڑے عرصہ سے مسیحی ہیں اور خدا کی ذات پر بھروسہ کرنا اُس کے کلام کی باتوں کو دل میں رکھ لیا ہے اور اس بات کا یقین کرتے ہیں کہ اگر خدا کہتا ''میں اُسے گھسیٹ'' کر اپنے پاس لاؤں گا، ہم کہتے یہ بھی ٹھیک ہے اگر انسان اپنی بیوقوفی میں خدا کے پاس نہیں آتا تو خدا اُسے اپنے زور بازو سے اپنے قریب لے آئے گا، لیکن سچائی یہ نہیں ہے سچائی یہ ہے کہ خدا نے کہا میں اُسے فریفتہ کر لونگا۔ کیونکہ جہاں تعلقات میں زور زبردستی ہو وہاں محبت کا فقدان ہوتا ہے، محبت زور بازو سے نہیں ہوتی، آپ پر اپنی طاقت آزما کر حکم تو منوا سکتے ہیں لیکن محبت کرنے پر مجبور نہیں کر سکتے۔ اس لیے پولس رسول بیان کرتا ہے کہ محبت پھولتی نہیں، محبت سب کچھ برداشت کرتی ہے،

ج) فریفتہ کرنے کا مطلب یہ بھی نہیں کہ خدا بنی اسرائیل کو، یا عام فہم زبان میں، انسان کو سبز باغ دکھا کر اپنی محبت میں گرفتار کر لے گا۔ جب خدا انسان کو اپنی طرف آنے کو دعوت دیتا ہے تو کسی کسی قسم کا کائی سبز باغ نہیں دکھاتا۔ سبز باغ دکھانا شیطان کا کام ہے۔ یاد رکھیں خداوند یسوع مسیح نے شاگردوں کو بُلایا تو اُنہیں کسی قسم کا کوئی سبز باغ نہیں دکھایا تھا بلکہ اُنہیں جتا دیا تھا کہ کیسے دنیا اُن سے نفرت کرے گی وہ عدالت گاہوں میں گھسیٹے جائیں گے، شاگردیت کی قیمت خداوند یسوع مسیح نے بہت بڑی لگائی تھی۔

باغ عدن میں شیطان نے آدم اور حوا کو سبز باگ دکھائے تھے یہ کہہ کر کہ کچھ نہیں ہوگا یہ پھل کھا لو تم نہیں مرو گے بلکہ خدا کی مانند بن جاؤ گے۔اور آپ کو یہ بھی یاد ہوگا کہ یہی حربہ شیطان نے ہمارے خداوند پر بھی آزمایا تھا، کہا اگر تو گر کر مجھے سجدہ کرے تو یہ سب کچھ میں تجھے دے دوں گا۔ پر اب سوال یہ ہے کہ خدا کس طرح سے انسان کو فریفتہ کرتا ہے، یا انسان کو اپنی محبت میں گرفتار کرتا ہے؟

یوحنا ۱۲: ۳۲ اور اگر میں زمین سے اُونچے پر چڑھایا جاؤں تو سب کو اپنے پاس کھینچ لونگا۔

اب سمجھیں خدا کے انسان کو فریفتہ کرنے کو طریقہ، مسیح کہتے ہیں میں اُونچے پر چڑھایا جاؤں گا تو سب کو اپنے پاس کھینچ لوں گا، یہاں کوئی زور زبردستی نہیں، بلکہ محبت کے اظہار کا منظر ہے۔خدا اسی طرح اپنی عظیم محبت کا اظہار کر کے انسان کو اپنی طرف کھنچتا ہے۔

آیت کو دوسرا حصہ ہے، اور بیابان میں لاکر اُس سے تسلی کی باتیں کروں گا

بیابان بائبل مقدس میں کوئی ایسا علاقہ نہیں جہاں خدا انسان کو فریفتہ کرنے کے بعد لائے کہ اُس سے تسلی کی باتیں کریں کیونکہ بیابان ایک آزمائش کی جگہ ہے بیابان ایک تنہائی کی جگہ ہے جہاں نا کوئی آس پاس دوسری قوم ہے جہاں زندگی عام معمول کی نہیں بلکہ کھٹن ہے۔لیکن ظاہر ہے بیابان میں ایسے کام ہوئے ہیں جن کی مثال نہیں، بیابان میں خدا نے اسرائیل کے ساتھ عہد باندھا، بیابان میں خدا نے موسیٰ سے کلام کیا، بیابان میں خدا کی ایلیاہ سے کلام کیا، خدا اسرائیل کو بیابان میں لایا تا کہ اُن سے بات کر سکے۔ بیابان میں خدا نے توبہ کی منادی کے لیے یوحنا کو بھیجا۔حزقی ایک ۲۰: ۳۵ میں ’’قوموں کا بیابان‘‘ کا زکر ہے جس کا مطلب قوموں میں تتر بتر ہونا ہے۔ ہوسیع کا مطلب یہاں ہے کہ جب خدا تمہیں اپنی محبت میں گرفتار کرے گا تو تمہیں تنہائی میں لائے جہاں تم سے پوشیدگی میں بات کر سکے، کبھی کبھی شور میں خدا کی آواز کو سُننا ممکن نہیں ہوتا لیکن جونہی خاموشی ہو جاتی ہے خدا کی سرگوشی بھی ہمیں سُنائی دیتی ہے جیسے ایلیاہ کو سُنائی دی تھی۔شور تھا، گھن گرج تھی، لیکن خدا کی سرگوشی سُننے کے لیے ایلیاہ کو اکیلے میں آنا تھا۔

یاد رکھیں، خدا کا انسان کے ساتھ تعلق طاقت، زور یا زبردستی پر موقوف نہیں ہے بلکہ محبت پر ہے۔خدا انسان سے اس سے زیادہ کچھ نہیں چاہتا کہ وہ خدا سے محبت رکھے اور اُس کے حکموں پر عمل کرے۔ ہمارے خداوند نے یہی تو کہا تھا، اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو! یہ کام خدا گھن گرج کے ساتھ بھی کروا سکتا ہے اُس میں بھی محبت کا انصر مفقود ہوگا۔خداوند آپ کو برکت دے۔آمین